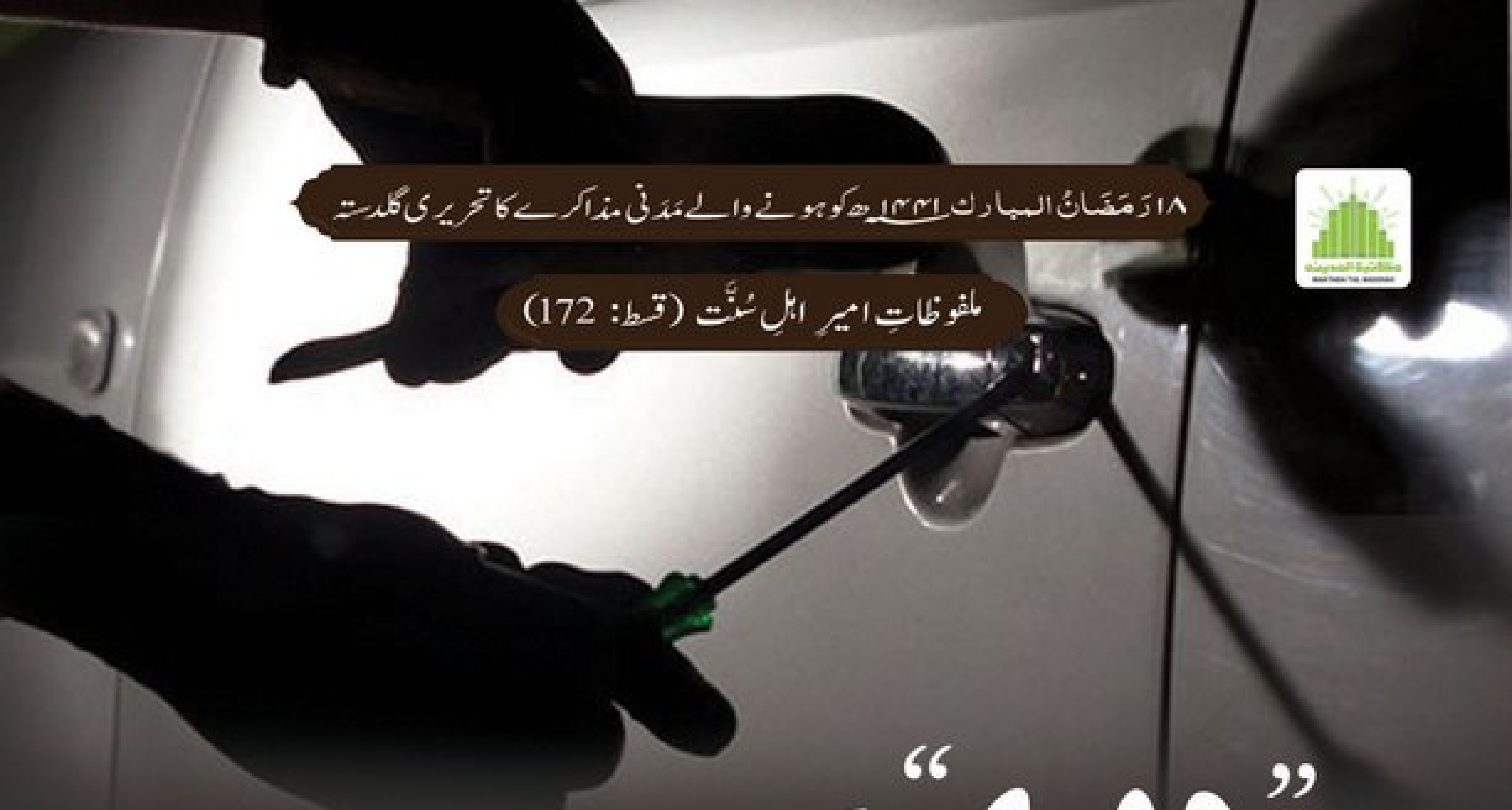

۱۸ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت (قسط: 172)

”چوری“ کسے کہتے ہیں؟

- رَمضان میں دُعا کی قبولیت کے اوقات 05
- کُشتی دیکھنا کیسا؟ 14
- کسی شعبے میں کامیابی کے لئے کیا چیز ضروری ہے؟ 21
- اچھا روزگار ملنے کا وظیفہ 23

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”چوری“ کسے کہتے ہیں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر 100 رَحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[2]

”چوری“ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: ”چوری“ کسے کہتے ہیں؟ نیز کیا گھر میں ایک دوسرے کی چیزیں استعمال کرنا بھی چوری کہلاتا ہے؟

جواب: چھپا کر اور حفاظت کے ساتھ رکھے ہوئے مال کو ناحق لے لینا ”چوری“ ہے،[3] چوری کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یاد رہے! اس طرح کا مال چرانے والا اس مال کا مالک نہیں بن جاتا،[4] یہ مال اس کے مالک کو لوٹانا لازم ہوتا ہے۔ یاد رہے! جسے یہ معلوم ہو کہ فلاں شخص چوری کا مال بیچتا ہے تو اس سے چوری والا مال خریدنا بھی حرام ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ، جلد 17 میں ہے: چوری کا مال جان بوجھ کر خریدنا حرام ہے، بلکہ اگر معلوم نہ ہو مظنون (مشتبہ) ہو جب بھی (خریدنا) حرام ہے۔[5]

1 ...... یہ رِسالہ ۱۸ رَمَضانُ الْمُبارَک (بعد نمازِ تراویح) ۱۴۴۱ھ مطابق 11 مئی 2020ء کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... معجم اوسط، بقیۃ ذکر من اسمہ محمد، ۵ / ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵۔ 3 ...... درمختار، کتاب السرقۃ، ۶ / ۱۳۳۔

4 ...... مراٰۃ المناجیح، ۴ / ۳۱۹ ماخوذاً۔ 5 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۷ / ۱۶۵۔

اگر ایک بھائی نے کوئی چیز خرید کر چھپائی تھی، لیکن دوسرے بھائی نے نکال کر کھالی، نیز ان کے درمیان بِلا اجازت ایک دوسرے کی چیزیں لینے کا رواج بھی نہیں تھا تو بظاہر یہ چوری لگتی ہے۔ لہٰذا چُرانے والے پر خالی توبہ کرنا کافی نہ ہو گا بلکہ اپنے بھائی سے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ بارگاہِ الٰہی میں اس فعل سے توبہ بھی کرنی ہو گی، اگر اس کا بھائی اسے معاف کر دیتا ہے تو ٹھیک ہے، اگر معاف نہیں کرتا بلکہ اپنی چیز کی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے تو اس پر تاوان کی ادائیگی ضروری ہے[1] یعنی جتنی رقم کی یا جیسی وہ چیز تھی اتنی رقم یا وہ چیز اسے واپس لوٹانی ہو گی، البتہ جس کا مال چرایا تھا وہ نہ رہا یا کہیں غائب ہو گیا تو اس کے وُرَثاء کو لوٹانی ہو گی۔[2] بالفرض اس کا وارث بھی کوئی زندہ نہیں یا چیز کے مالک کا ہی علم نہیں تو اتنا مال راہِ خدا میں کسی مسکین یا فقیر کو دینا ہو گا۔[3]

کیا ڈکیتی والے مال کے اَحکام بھی چوری شدہ مال کی طرح ہیں؟

سُوال: کیا ڈکیتی والے مال کے بھی وہی اَحکام ہیں جو چوری شدہ مال کے ہوتے ہیں؟[4]

جواب: ڈکیتی والے مال کے بھی وہی اَحکام ہیں یعنی ڈکیتی کرنے والا چھینے ہوئے مال کا مالک نہیں بنتا، اس پر لازم ہوتا ہے کہ جس کا مال چھینا ہے اس سے معافی مانگے، بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے اور چھینا ہوا مال مالک کو واپس لوٹائے، وہ نہ رہا ہو یا کہیں غائب ہو گیا ہو تو اس کے وُرَثاء کو لوٹائے، اگر اس کے وُرَثا زندہ نہ ہوں یا ان کا علم نہ ہو تو کسی مسکین یا فقیر کو دے دے۔ یاد رہے! ڈکیتی کو ”غصب“ بھی کہتے ہیں، اس کی کئی صورتیں ہیں۔ اللہ کریم چوروں اور ڈاکوؤں کو ہدایت عطا فرمائے کہ یہ لوگوں کا بہت نقصان کرتے اور حرام مال کھا کر اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں، نیز اکثر پولیس مقابلے میں یا لوگوں کے ہاتھوں بھی مارے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں زیادہ دن نہیں جی سکتے، لوٹا ہوا مال وغیرہ سب کچھ دنیا میں ہی رہ جائے گا، نیز آخرت میں ان کے لیے بربادی ہی ہے۔

پڑوسیوں کی خیر خواہی سے غفلت کرنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ اپنے پڑوسیوں کی خیر خواہی نہیں کرتے مثلاً بیماری پر عیادت اور فوتگی پر تعزیت کرنے وغیرہ کے

1 ......درمختار، کتاب السرقة، باب کیفیة القطع...الخ، ٦/ ١٧٥۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ١٧/ ١٢٥۔ 3 ...... فتاویٰ رضویہ، ٢١/ ١٢١-١٢٢۔

4 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

معاملات میں غفلت کا شکار دکھائی دیتے ہیں، نیز بعض لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے پڑوس میں کون کون رہتا ہے، اس بارے میں راہ نُمائی فرما دیجیے۔ (سائل: سلمان مَدَنی، کراچی)

جواب: واقعی ہمارے یہاں یہی معاملہ ہے، دیگر ممالک کے مقابلے میں یہ بھی غنیمت ہے کہ وہاں تو گھر اندر سے بند ہوتے ہیں، بعض اوقات بندہ گھر میں اکیلا رہا ہوتا ہے، اُسی گھر میں اس کا انتقال ہو جاتا ہے اور لوگوں کو اس کی موت کا اس وقت علم ہوتا ہے جب اُس کی لاش پھٹنے یا بدبو دینے لگتی ہے یا اس کے بدن سے گندا پانی نکلنا شروع ہوتا ہے، اس کے بعد پولیس کو اِطّلاع دی جاتی ہے، پولیس آکر دروازہ توڑتی ہے اور اس مُردے کو باہر نکالتی ہے۔ گُجراتی کہاوت ہے: ”پہلو سگو کہ پڑوسی یعنی پہلا رشتہ دار پڑوسی ہے۔“ پہلے کے دور میں آپس میں محبتیں قائم ہوتی تھیں مگر اب معاملہ اُلٹ ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے پڑوسیوں کی خیر خواہی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

رات کے 12 بجے گھر کے صوفے وغیرہ گھسیٹنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ حقِ پڑوس کا خیال کئے بغیر رات کے 12 بجے اپنے گھر کے صوفے اور الماریاں گھسیٹتے ہیں، حالانکہ ان کے پڑوس میں ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جنہیں صبح آٹھ بجے آفس جانا ہوتا ہے، نیز بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی ایک بار آنکھ کھل جائے تو دوبارہ نیند آنا مشکل ہو جاتا ہے، اس بارے میں کچھ راہ نُمائی فرما دیجیے۔

جواب: جو لوگ اس طرح کرتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ رات کے 12 بجے گھر کی چیزیں گھسیٹنے سے پڑوسیوں کو ناقابلِ برداشت تکلیف پہنچتی ہے حتّٰی کہ اس وجہ سے پڑوسیوں میں لڑائیاں بھی ہو جاتی ہیں، لہٰذا اگر کبھی پڑوسیوں کو تکلیف پہنچی ہو تو سب سے معافی مانگنی پڑے گی، کسی ایک فرد سے معافی مانگنا کافی نہیں ہو گا۔ نیز جن پڑوسیوں کو اپنے پڑوسیوں کے کسی عمل کے سبب تکلیف پہنچی ہو انہیں حقِ پڑوس کا خیال کرتے ہوئے تکلیف دینے والے پڑوسیوں کو معاف کرنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے، کیونکہ اچھائی کرنے والے کے ساتھ تو اچھائی کرنے کو جی چاہتا ہے، لیکن مزہ تب ہے کہ جب بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھی بندہ اچھائی کرے۔

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی اَحسِن اِلٰی مَن اَسا

www.dawateislami.net

یعنی بُروں کے ساتھ بُرائی کرنا تو آسان ہے کہ آدمی بُروں کو بُرا بدلہ دے۔ اگر تُو مَرد ہے تو جو تیرے ساتھ بُرا ہے تُو اس کے ساتھ اچھا بن جا یعنی اس کے ساتھ اچھائی کر۔

پڑوسیوں کو تکلیف مت دیجیے!

سُوال: بعض گھروں میں رات دیر سے کھانا پکتا ہے، لہٰذا ایسے لوگ اپنے پڑوسیوں کے آرام کی پرواکیے بغیر مسالے کُوٹ رہے ہوتے ہیں، اگر کوئی سمجھائے تو جواب ملتا ہے: ”یہ ہمارا گھر ہے، ہم اپنے گھر میں جو مرضی چاہیں کریں، اگر آپ کو تکلیف ہے تو اپنا گھر تبدیل کرلیں“ کیا ان کا یہ رَوَیَّہ دُرُست ہے؟

جواب: میں ایک عمارت میں رہتا تھا، اس کی اوپر والی منزل پر رہنے والا پڑوسی میرے سونے کے وقت لاؤڈ اسپیکر پر اس قدر زور زور سے گانے باجے بجاتا تھا کہ گھر کے دروازے اور کھڑکیاں بند کرنے سے بھی گانے باجوں کی آواز کی شدت میں کمی نہ آتی۔ میں نے کسی کے ذریعے کہلوایا تو اس نے اسپیکر اُتارنے کے بجائے نچلی منزل کی طرف لگا دیا تاکہ مزید زور دار طریقے سے مجھ تک گانے باجے کی آواز پہنچے، نیز اس نے ہماری چھت میں ڈرل مشین سے سوراخ بھی کر دیا تھا، لیکن اس کے باوجود میں نے اس سے لڑائی نہیں کی، البتہ اس کے رشتہ داروں سے فریاد کی کہ اسے سمجھائیں، اس کے بعد مجھے یاد نہیں کہ اس نے گانے باجے سننے بند کیے یا نہیں۔ میں نے اسے معاف کر دیا، لیکن میری فوت شدہ بہنوں نے بھی اسے معاف کر دیا تھا اس کا مجھے علم نہیں، کیونکہ اس موضوع پر میری ان سے کوئی بات ہوئی نہیں، اگر بعد میں لڑائی ہوئی ہوتی تو شاید مجھے پتا چل جاتا، کیونکہ تکلیف تو ہم سب کو ہی تھی۔ بہرحال ایسے بھی پڑوسی ہوتے ہیں جو کوئی زبان نہیں سمجھتے۔ اللہ پاک اس بے چارے کو معاف فرمائے اور اس کی بے حساب بخشش و مغفرت فرمائے۔

امیرِ اہلِ سُنَّت کی حکمتِ عَملی

اسی طرح ایک ایسی بلڈنگ میں بھی میری رہائش رہی ہے جس میں اوپر والی منزل پر بچے کرکٹ کھیلتے تھے جس کے سبب مجھے سونے میں کافی تکلیف کا سامنا تھا، حالانکہ بچوں کے کھیلنے کی جگہ گراؤنڈ ہے نہ کہ گھر۔ میں نے ان سے بھی لڑائی نہیں کی صرف انہیں کہلوا دیا تھا، اس بات پر وہ لوگ مجھ سے ناراض ہو گئے کہ بچہ گھر میں بھی نہ کھیلے! بہرحال اس کے

بعد میں نے "پڑوسیوں کے حقوق" پر مشتمل ایک مکتوب تیار کیا جس میں پڑوسیوں کے حقوق اور انہیں تکلیف دینے کی وعیدوں کا ذکر کیا گیا تھا، جب میں نے وہ مکتوب تکلیف دینے والے پڑوسی کو دیا تو اس پر مکتوب کا اس قدر گہرا اثر ہوا کہ وہ معذرت کرنے کے لیے ہمارے دروازے پر آ گیا، مگر میں نے دروازہ نہیں کھولا بلکہ حاجی علی جو میرے ساتھ ہوتے ہیں انہوں نے دروازہ کھولا۔ پڑوسی نے حاجی علی سے کہا: "میں معذرت کرنے آیا ہوں" اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس دن کے بعد سے اس کی اچھل کود کی تکلیف سے ہماری جان چھوٹ گئی تھی۔

افسوس! آج کل لوگ طرح طرح سے اپنے بے قصور پڑوسیوں کو تکلیف دیتے رہتے ہیں، ایک آدھ بار کسی چیز کا گر جانا تو سمجھ میں آتا، مگر وقت بے وقت گھر کے سامان کو اِدھر اُدھر گھسیٹتے رہنا، کچھ نہ کچھ ٹھوکتے رہنا اور بلند آواز سے گانے باجے سننا ہی اگر کسی کا معمول بن جائے تو ذرا سوچئے! اس کے پڑوسیوں پر کیا گزرتی ہو گی! نیز یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی غصے میں آکر تکلیف دینے والے پڑوسی کو ہی موت کی نیند سُلا دیتا ہو! اللہ کریم مسلمانوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ یاد رہے! غیر مسلم کے ساتھ بھی اس طرح کا سلوک کرنے کی اجازت نہیں، کیونکہ اگر اسے ستایا جائے گا تو وہ اسلام کا نام لینے سے بھی کترائے گا۔

رَمَضان میں دُعا کی قبولیت کے اوقات

سُوال: مَدَنی چینل پر دیکھا گیا ہے کہ آپ اِفطار سے پہلے، سحری و اِفطار کے بعد حتّٰی کہ اذان کے بعد بھی دعا مانگتے ہیں! اس کی کیا وجہ ہے؟ (سائل: حافظ فتح اللہ قادری، اوکاڑہ پنجاب)

جواب: دعا مانگنا عبادت اور بہت بڑے ثواب کا کام ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دُعا عبادت کا مغز ہے۔(1) حدیثِ پاک میں ہے: جب رَمَضان شریف کی تشریف آوری ہوتی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے دعا مانگتے تھے، (2) یوں ماہِ رَمَضان میں دعا مانگنا سُنَّت بھی ہوا۔ لہٰذا میرا کافی عرصے سے معمول ہے کہ میں اِفطار سے پہلے، سورج ڈوبنے کے بعد پانی کا گھونٹ پی کر اور سحری کرنے کے بعد دعا مانگتا ہوں، کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کے خاص

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعا، ۵/ ۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲۔

2 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/ ۳۱۰، حدیث ۳۶۲۵۔

اوقات ہیں۔ اگرچہ عام دنوں میں بھی دعا قبول ہوتی ہے، مگر رَمضان شریف میں دعا رد نہیں کی جاتی، لہٰذا اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگنی چاہئیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اِفطار کے وقت کوئی دعا رَد نہیں کی جاتی یعنی دعا قبول ہوتی ہے تو وہاں اِفطار کے فوراً بعد پانی کا گھونٹ وغیرہ پی کر اور کھجور کھا کر دعا مانگنا مُراد ہے۔[1]

میں کچھ عرصے تک آہستہ آواز میں دعا مانگتا رہا، مگر نگرانِ شوریٰ مجھ سے فرماتے تھے کہ ”آپ بلند آواز سے دعا کیا کریں“ میں نے کہا: میں عوام میں بلند آواز سے کیسے دعا کروں؟ کیونکہ میں تو اپنی میمنی زبان میں اپنے لیے اور اپنے خاندان والوں کے لیے دعا کرتا ہوں، مگر اس سال میرا یہ ذہن بنا ہے کہ مجھے عوام میں بھی بلند آواز سے دعا کرنی چاہیے، لہٰذا میں ایک آدھ منٹ کے اندر اندر اپنے لیے، اپنے خاندان بلکہ سب مسلمانوں کے لیے دعا کرتا ہوں پھر اذان ہو جاتی ہے۔ اللہ کریم ہمیں دعا مانگنے والا بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میمنی زبان میں دُعا کرنے کی وجہ

سُوال: آپ میمنی زبان میں ہی کیوں دعا کرتے تھے؟ (سائل: سلمان مَدَنی، کراچی)

جواب: انسان کو اپنے دل کی بات اپنی دعا میں بھی کرنی چاہیے جس کا ایک ذریعہ اپنی مادری زبان میں دعا کرنا بھی ہے، چونکہ میری مادری زبان ”میمنی“ ہے، اسی لیے میں میمنی زبان میں دعا کرتا تھا۔ اگرچہ حُصولِ بَرَکت کے لیے عربی زبان میں دعا کرنا بھی اچھا ہے، مگر اس میں یہ مسئلہ ہوگا کہ عربی زبان میں کی جانے والی دعا ہمیں اور سُننے والوں کو سمجھ آئے نہ آئے، البتہ جنہیں عربی دعائیں اچھی طرح یاد ہوں اور انہیں ان دعاؤں کے معانی بھی معلوم ہوں تو یہ سونے پر سہاگا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ اِفطار کے وقت کباب سموسے سامنے ہوتے ہیں تو بندہ مغرب کے وقت دعا مانگنا ہی بھول جاتا ہے، حالانکہ اِفطار کے بعد دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہوتا ہے، لہٰذا اس سال سے میں نے عام لوگوں کو بھی اپنی دعا میں شامل کرنے کی نیّت سے اُردو میں بلند آواز سے دعا کرنی شروع کی ہے، مجھے اُمید ہے کہ اس بہانے ہزاروں بلکہ شاید لاکھوں لوگوں کو اِفطار کے بعد دعا کرنا یاد آتا ہوگا اور تھوڑا بہت علم رکھنے والے بھی شاملِ دعا ہو جاتے ہوں گے۔ یاد رہے! کراچی

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ١٠/ ٦٤٢ ماخوذاً۔

اور دوسرے شہروں میں اِفطار کے اوقات جُدا جُدا ہیں، لیکن پھر بھی دیگر شہروں کے عاشقانِ رَمضان رَمَضانُ الْمُبارَک کی عقیدت و محبت میں ثواب کی نِیَّت سے میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جاتے ہیں کہ اس وقت دعا مانگنا منع نہیں ہے۔

”آمین“ کا کیا معنیٰ ہے؟

سُوال: جب ہم آپ کے ساتھ اِجتماعی دعا میں شریک ہوتے ہیں تو آپ کی دعا پر ”آمین“ کہتے جاتے ہیں، کیا ایسا کرنا دُرست ہے؟ نیز ”آمین“ کا معنیٰ بھی بتا دیجیے۔ (سائل: سلمان مَدَنی، کراچی)

جواب: دعا پر ”آمین“ ہی کہنا چاہیے، کیونکہ ”آمین“ کہنا دعا کی تائید کرنا اور اس پر مُہر لگانا ہے،[1] لہٰذا دعا پر آمین کہنا دُرست عمل ہے۔ ”آمین“ کا معنیٰ ہے ”ایسا ہی ہو“[2] مثلاً کسی نے اس طرح دعا کی: ”اے اللہ پاک میری اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما، ہمارے مریضوں کو شفا نصیب فرما، پھر اس نے ”آمین“ کہا تو معنیٰ ہو گا ایسا ہی ہو۔

کھانے پینے کے دوران دعا مانگنا کیسا؟

سُوال: فروٹ کھاتے ہوئے دعا میں شریک ہو کر ”آمین“ کہنا کیسا؟

جواب: کھانے پینے اور باتیں کرنے کے دوران دعا میں شریک ہونا عجیب و غریب ہے۔ لہٰذا فروٹ وغیرہ کھانے والے کو چاہیے کہ وہ دعا پر صرف ”آمین“ کہتا رہے، کیونکہ کھانے کے دوران بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگنے کی طرف انسان کی توجہ نہیں رہتی۔ ذرا سوچئے! اگر ہم اپنے کسی کام کے لیے دنیاوی افسر کے پاس درخواست لے کر جائیں، ہمارے منہ میں سموسا اور ہاتھ میں شامی کباب ہو، نیز اسی حالت میں ہم اس سے مخاطب ہو کر ”سر“ کہیں تو افسر کہے گا: ”او سراپا شر! یہاں سے چل“ کیونکہ ظاہر ہے کہ اس حالت میں افسر کے پاس جانے سے اس پر اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ ہم دنیاوی افسران کے سامنے عاجزی سے پیش آتے ہیں، حالانکہ اللہ پاک اس بات کا زِیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی بارگاہ میں عاجزی کی جائے، بلکہ اللہ پاک کے لیے جتنی بھی عاجزی کی جائے کم ہے۔ لہٰذا اگر ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے وقت اپنے تمام اَعضاء کے ساتھ عاجزی کریں گے، روئیں گے، گڑگڑائیں گے تو اللہ پاک کی رَحمت سے ہمیں اس کا فائدہ ہو گا اور ہماری دعائیں بھی

---

1 ......ارشاد الساری، کتاب الدعوات، باب التامین، ۱۳/ ۴۶۲، تحت الحدیث: ۶۴۰۲ ماخوذاً۔ 2 ......لسان العرب، باب الھمزۃ، ۱/ ۱۵۹۔

www.dawateislami.net

قبول ہوں گی ورنہ ہمیں افسران اور وُزَرا کے پاس جاکر رونا پڑے گا۔ اے کاش! ہم بارگاہِ اِلٰہی، بارگاہِ رِسالت، عشقِ رسول اور خوفِ خدا میں رونے والے بن جائیں کہ یہ بڑے کام کا رونا ہے۔

دعا مانگنے کے آداب

سُوال: دعا مانگنے کے آداب بیان فرما دیجیے۔[1]

جواب: بندہ دعا مانگتے وقت ہمہ تن گوش ہو جائے، خُشوع اور خُضوع یعنی دل کی رِقَّت کے ساتھ دعا مانگے، دُعا میں رونے سے نہ شرمائے، اگر رونا نہ آئے تو کوشش کرکے روئے، پھر بھی رونا نہ آئے تو رونے جیسا منہ بنالے۔ اگر سامنے کھانے پینے کی چیز رکھی ہو تو اسے ہٹا دے یا اس کی طرف نظر نہ کرے، نیز ہاتھ اُٹھا کر آنکھیں بند کرکے دُعا مانگنا مناسب ہے۔ دُعا میں قبلے کی طرف منہ کرکے دو زانو ہو کر بیٹھے جیسے ”اَلتَّحِیَّات“ میں بیٹھتے ہیں کہ یہ بھی آدابِ دُعا میں سے ہے۔[2] سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر دو زانو ہو کر بیٹھتے تھے۔[3]

اِجتماعی دُعا میں شریک ہو کر اپنے لیے دُعا مانگنا کیسا؟

سُوال: جب ہم آپ کے ساتھ دُعا میں شریک ہوں تو ہر دعا پر ”آمین“ کہتے رہیں یا اپنے لیے بھی دعا مانگ سکتے ہیں؟

جواب: بے شک اپنے طور پر بھی دُعا مانگ سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ نیز دعا کروانے والے کو اس چیز کا بھی خیال کرنا ضروری ہے کہ وہ دعا مانگنے میں اتنی تاخیر نہ کردے کہ لوگوں کی جماعت ہی نکل جائے، کیونکہ ایسے اسلامی بھائی بھی اِجتماعی دعا میں شریک ہوتے ہیں جنہیں نماز پڑھانے کے لیے جلدی جانا ہوتا ہے۔

بابَرَکت پاپڑ

سُوال: آپ پاپڑ کھا رہے تھے تو ایک پاپڑ پر لفظ ”اللہ“ ظاہر ہوا تھا، یہ اِرشاد فرمایئے کہ آپ نے اس پاپڑ کا کیا کِیا؟ (وِیڈیو دِکھا کر سُوال کیا گیا جس میں پاپڑ پر لفظ ”اللہ“ واضح نظر آ رہا ہے۔)

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت)

2 ...... فضائلِ دعا، ص ۶۲ ماخوذاً۔ 3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۹۰۔

جواب: جیسے ہی میں نے اس پاپڑ پر لفظ ”اللہ“ واضح طور پر دیکھا اور پڑھا تو فوراً ایک اسلامی بھائی کو اس کی تصویر بنانے کا کہا، پھر وہ تصویر مَدَنی چینل کے ایک ذِمَّہ دار کو بھجوادی کہ وہ مناسب سمجھیں گے تو مَدَنی چینل پر دکھادیں گے، کیونکہ میرے تصور میں یہ پورا پاپڑ ہی برکت والا ہے، نیز مجھے اُمید تھی کہ مجھ سے اس پاپڑ کے متعلق پوچھا جائے گا، لہٰذا میں نے پہلے سے ہی اس کا جواب سوچ لیا تھا۔ چونکہ پاپڑ ایسی چیز ہے کہ اگر اسے جلدی استعمال نہ کیا جائے تو یہ نرم پڑ جاتا ہے، لہٰذا میں نے لفظ ”اللہ“ والا ٹکڑا ”حسن رضا“ جو میرے پاس ہوتے ہیں اور کھانا کھانے کے دوران میرے برابر میں بیٹھتے ہیں ان کے منہ میں ڈال دیا، ان کا بچا ہوا ٹکڑا میں نے کھایا، میرے کھانے کے بعد جو بچ گیا وہ میں نے حسن رضا کے والد ”حاجی علی“ کو دے دیا اور انہوں نے بھی اس ٹکڑے میں سے کھایا، آخر میں بقیہ پاپڑ میں نے کھالیا۔

امیرِ اہلِ سُنَّت کی ”رَسمِ بِسْمِ اللہ“ کب ہوئی؟

سُوال: آپ کی ”رسمِ بِسْمِ اللہ“ کب ہوئی تھی؟

جواب: مجھے نہیں معلوم کہ میری ”رسمِ بِسْمِ اللہ“ ہوئی تھی یا نہیں، کیونکہ بِسْمِ اللہ کی رسم بچپن میں ہوتی ہے اور اب تو ایک زمانہ گزر چکا ہے، نیز ایسا کوئی زندہ بھی نہیں ہو گا جس سے میں اس بارے میں پوچھ سکوں، البتہ میری بڑی بہن زندہ ہوتیں تو ان سے پوچھ کر بتادیتا۔

جس پانی میں مکھی گر جائے اس کا پینا کیسا؟

سُوال: اگر پانی میں مکھی گر جائے تو کیا اس پانی کو پی سکتے ہیں؟ نیز ایسے پانی سے وضو کرنا کیسا؟

جواب: اس پانی سے وُضو کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔ مکھی کے بارے میں تو حدیثِ پاک میں ہے: مکھی جب گرتی ہے تو پہلے اپنا بیماری والا پَر ڈالتی ہے، لہٰذا اس کو غوطہ دے کر نکال دو کہ اس کے دوسرے پَر میں شفا ہوتی ہے۔(1) لہٰذا جس مشروب مثلاً پانی، مشروب، کولڈ ڈرنک، دودھ، شربت اور چائے وغیرہ میں مکھی گر جائے تو اسے نکال کر یہ چیزیں استعمال کرلینی چاہئیں، مکھیوں کے سبب ان چیزوں کو پھینکنا دُرُست نہیں ہے، لہٰذا ان کا کوئی بھی جائز استعمال کرلیا جائے۔

1 ...... ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب فی الذباب یقع فی الطعام، ۳/۵۱۱، حدیث: ۳۸۴۴۔

www.dawateislami.net

ہمارے یہاں کھلا دودھ ملتا ہے جس میں مکھیاں بلکہ بہت کچھ گرا ہوا ہوتا ہے، البتہ باہر ملک میں پیکنگ میں دودھ ملتا ہے۔ بالفرض کسی کو ایسا دودھ پینے سے کراہت آتی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کسی اور دُکان سے دودھ لے لے۔

مَیِّت کے ذاتی کپڑوں کا کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: مَیِّت کے اِستعمال شدہ کپڑوں کا کیا کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: مَیِّت کے ذاتی کپڑوں پر وُرَثاء کا حق ہوتا ہے۔ بعض اوقات ان میں یتیموں کا بھی حق ہوتا ہے، لہٰذا اگر کسی نے اپنی مرضی سے ان کپڑوں کو پھینک دیا یا خیرات کر دیا تو وہ گناہ گار ہوگا یا اسے ان کپڑوں کا تاوان دینا پڑے گا۔ ہمارے یہاں میت کے کپڑوں کے معاملے میں بہت لاپروائی کی جاتی ہے مثلاً کوئی کہتا ہے: ”مَیِّت کے کپڑے یا ان کی قیمت مسجد میں یا فلاں کو دے آؤ“ البتہ اگر میت کے سارے وُرَثاء بالغ ہوں اور سبھی کی طرف سے میت کے کپڑے کسی کو دینے کی اجازت ہو تو پھر حرج نہیں ہے، لیکن اگر کوئی نابالغ وارث بھی موجود ہے تو پھر یہ نازک معاملہ ہے، کیونکہ اگر وہ اجازت دے دے تب بھی میت کے کپڑے کسی کو نہیں دیئے جاسکتے،[1] بلکہ اس کا حصہ الگ کرنا پڑے گا۔ یاد رہے! جو کپڑے میت کے جسم سے آسانی سے اُتارے جاسکیں صرف انہی کپڑوں کو اُتارا جائے، کیونکہ بسا اوقات مَیِّت اکڑ جاتی ہے، لہٰذا اس صورت میں اس کے کپڑے قینچی سے کاٹے بغیر آسانی سے نہیں اُتر سکیں گے۔

مَیِّت کے ذاتی کپڑوں سے وُرَثاء کیسے فائدہ اُٹھائیں؟

سُوال: مَیِّت کے وُرَثاء مَیِّت کے ذاتی کپڑوں سے کیسے فائدہ اٹھائیں؟[2]

جواب: اس کا حل مجھے یہ سمجھ آتا ہے کہ میت کے صحیح سلامت اور صاف ستھرے کپڑے بِک جائیں گے، لہٰذا ان کی جو بھی مارکیٹ ویلیو بنتی ہے اگر اس کے مطابق وہ بک جاتے ہوں تو انہیں بیچ دیا جائے، اگرچہ سو روپے کے بجائے دو روپے ملیں۔ پھر اس رقم میں نابالغ کا جو حِصّہ مُقرر ہے وہ الگ کر دیا جائے۔ اس کے بعد بقیہ رقم کو مَیِّت کے وُرَثاء بے شک میت

---

1 ......بہارِ شریعت، ۱/ ۸۲۲، حصہ:۴۔

2 ......یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

کے ایصالِ ثواب کے لیے خرچ کر دیں یا جسے وہ دینا چاہیں اسے دے دیں یا آپس میں تقسیم کر لیں۔ یاد رکھیے! اس طرح کی چیزیں کسی کو دیتے وقت غور کرنا ہو گا کہ ان میں کسی یتیم یا نابالغ کا حق تو نہیں ہے، نیز یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ نابالغ اس وقت تک یتیم ہوتا ہے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔[1]

کیا میت کے بدن سے کپڑے کاٹ کر اُتارنا ضروری ہیں؟

سُوال: بعض لوگ میت کے بدن پر موجود کپڑوں کو کاٹ کر اُتارنا ضروری سمجھتے ہیں؟ اس بارے میں راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: میت کے کپڑے اس کے گھر والے نہیں کاٹتے، کیونکہ وہ تو خود اپنے عزیز کی موت پر رنج و غم میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں، نیز انہیں میت کے بدن پر موجود کپڑے کاٹنے کا تجربہ بھی نہیں ہوتا، لہٰذا میت کو غسل دینے والے کو بلایا جاتا ہے وہی ان کپڑوں کو کاٹتا ہے، میت کو غسل دینے والے بعض افراد میت کے کپڑوں کو کاٹنے میں اس قدر تیزی دکھاتے ہیں کہ گویا میت کی کھال ہی کاٹ ڈالیں گے! لہٰذا میت کو غسل دینے والوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہیے تاکہ وہ غسلِ میت اور کفن پہنانے وغیرہ کے معاملات کو اچھی طرح بجالا سکیں۔ یاد رہے! میت کا پائے جامہ آسانی سے اُتارا جا سکتا ہے اسے کاٹنے کی ضرورت نہیں پڑتی، بالفرض میت کی دونوں ٹانگیں اکڑ جائیں تب بھی اس کا پائے جامہ کھینچنے سے اُتر جائے گا، میت اگر کسی عورت کی ہو تو اس کے کپڑوں کے معاملے میں بھی اسی طرح ترکیب کی جا سکتی ہے، البتہ اگر میت کے ہاتھ اکڑ جائیں تو پھر کُرتا کیسے اُترے گا! بہر حال موت میت تو ہر گھر میں ہوتی ہے، لہٰذا میت کے گھر والوں کو چاہیے کہ وہ میت کے کپڑوں کا نہ تو اِسراف کریں اور نہ ہی انہیں ضائع کریں۔

اَخبار میں روٹی رکھ کر بیچنا کیسا؟

سُوال: روٹیاں بیچنے والے اکثر اپنے گاہکوں کو اخبارات میں روٹیاں رکھ کر پکڑا دیتے ہیں، پھر روٹی لینے والے روٹی کھا کر ان اخبارات سے ہاتھ وغیرہ صاف کر کے انہیں کچرے میں پھینک دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: تحریرات کا ادب ہے۔ اخبارات سیاہی والے ہوتے ہیں، نیز کاغذ کا کچھ نہ کچھ حصہ روٹی کے ساتھ چپک جاتا ہے،

1 ......نور العرفان، پ ۴، النسآء، تحت الآیۃ: ۲، ص ۱۲۱۔

لہٰذا روٹی کھانے والے سیاہی اور کاغذ بھی روٹی کے ساتھ کھا جاتے ہیں یا پھر اتنا ٹکڑا توڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ غالباً ترقی یافتہ ممالک میں اخبارات میں کوئی چیز بھی نہیں لپیٹی جاتی، کیونکہ وہاں اخبارات پڑھنے کے بعد انہیں بیچا نہیں جاتا، اس لیے کہ جب کوئی اخبارات خریدنے والا ہی نہ ہوگا تو بیچے گا کون! لہٰذا وہ لوگ اخبارات کو نَعُوْذُ بِاللہ کچرا کونڈی میں پھینک دیتے ہیں، البتہ ہمارے یہاں گوشت بچانے کے لیے اخبارات کی تھیلیاں بنالی جاتی ہیں، حالانکہ اخبارات کی تھیلیاں نہیں بنانی چاہئیں، بلکہ تھیلیاں خالی کاغذ کی ہونی چاہئیں۔ یاد رہے! بازار میں بغیر چھپے تیار شدہ سفید کاغذ بھی مل جاتے ہیں، روٹی بیچنے والے اگر یہ کاغذ استعمال کریں تو بہتر ہے۔

اَنناس کے درمیان کا حصّہ پھینک دینا کیسا؟

سُوال: لوگ "اَنناس" کا درمیانی حصّہ نہیں کھاتے بلکہ پھینک دیتے ہیں، کیا یہ اِسراف میں آئے گا؟

جواب: "اَنناس" ایک پھل ہے جس کو انگریزی میں "Pineapple" بولتے ہیں، یہ ہمارے ملک پاکستان میں بہت مہنگا ملتا ہے۔ بہر حال جس طرح تربوز، خربوزے اور پپیتے کا چھلکا کھانے کے قابل نہیں ہوتا اسی طرح اَنناس کے درمیان کا حصہ سخت اور بد مزہ ہوتا ہے، لہٰذا اسے پھینک دیا جاتا ہے، اِس کو اِسراف نہیں کہا جائے گا۔ یاد رہے! اَنناس کا چھلکا آسانی سے نہیں اُترتا، اگر اِسے مناسب طریقے سے نہ کاٹا جائے تو بہت سارا گودا چھلکے کے ساتھ لگا رہ جاتا اور ضائع ہو جاتا ہے۔

ہر کام میں اللہ پاک سے راضی رہنے کی عادت کیسے بنے؟

سُوال: ہر کام میں اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہنے کی عادت کیسے بنائی جائے؟

جواب: اللہ پاک کو راضی کرنے کے فضائل اور "احیاءُ العلوم" سے "رِضا" کے باب کا مطالعہ کیا جائے، اِنْ شَآءَ اللہ اللہ پاک کی رِضا پر راضی رہنے کی عادت بن جائے گی۔ اسی طرح اصحابُ الرِّضا یعنی اللہ پاک کو راضی کرنے والوں کی صحبت اختیار کی جائے، اگرچہ اچھی صحبتیں بہت کم رہ گئی ہیں لیکن جو کوشش کرتا ہے وہ پالیتا ہے، لہٰذا کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ بعض اوقات بندہ کہتا ہے: "میں اللہ پاک کی رِضا پر راضی ہوں" لیکن اگر اُسے ذرا سی تکلیف پہنچ جائے تو وہ بہت شور مچاتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کا ابھی تک اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کا ذہن نہیں بنا۔

مَیِّت کے گھر کا کھانا کھانا کیسا؟

سُوال: کیا مَیِّت کے گھر کا کھانا کھا سکتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: ہمارے یہاں مَیِّت کے انتقال پر کھانے کی دعوت کا رواج بن چکا ہے یہ شرعاً منع ہے۔[1] البتہ اگر کوئی دور کا رشتہ دار تعزیت کرنے آیا ہے مثلاً کراچی میں مَیِّت ہوئی اور اس کا رشتہ دار حیدر آباد سے کراچی آیا ہوا ہے تو وہ سب گھر والوں کے ساتھ کھانا کھا سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔[2] بعض لوگ کہتے ہیں: ”میت کے گھر پر چولہا بھی مت جلاؤ“ ایسا کہنا صحیح نہیں، کیونکہ میت کے گھر میں چولہا بھی جلا سکتے ہیں اور کھانا بھی پکا سکتے ہیں۔

کیا حیا کرنے پر ثواب ملتا ہے؟

سُوال: کیا حیا کرنے پر ثواب ملتا ہے؟ (سائل: عدنان رشید، UK)

جواب: حیا کی نوعیت دیکھی جائے گی مثلاً اگر کسی کو اذان دینے، داڑھی رکھنے اور عمامہ شریف باندھنے میں شرم آتی ہے تو ان کاموں پر اسے ثواب کیسے ملے گا؟

کیا وُضو خانے میں چپّل پہن کر جانا گناہ ہے؟

سُوال: کیا وُضو خانے میں چپّل پہن کر جانا گناہ ہے؟

جواب: اگر چپّل پاک ہے تو اسے پہن کر وضو خانے میں جانا گناہ نہیں، لیکن چپّل پہن کر وضو کرنے سے دُوسروں کو کراہت آئے گی اور کوئی استنجا خانے سے نکل کر اُسی چپّل کو پہن کر وضو خانے پر آسکتا ہے، نیز اگر کوئی شخص چپّل پہن کر

---

1 ...... صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میّت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقرا کو کھلائیں تو بہتر ہے۔ مزید فرمایا کہ میّت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انھیں کے لائق بھیجا جائے زیادہ نہیں اوروں کو وہ کھانا، کھانا منع ہے۔ (بہار شریعت، ۱ / ۸۵۳، حصّہ: ۴) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سوم، دہم و چہلم وغیرہ کا کھانا مساکین کو دیا جائے، برادری کو تقسیم یا برادری کو جمع کرکے کھلانا بے معنیٰ ہے، (کیونکہ) موت میں دعوت ناجائز ہے۔ مزید فرماتے ہیں: تین دن تک اس کا معمول ہے، لہٰذا ممنوع ہے۔ اس کے بعد بھی موت کی نیت سے اگر دعوت کرے گا ممنوع ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹ / ۶۶۷)

2 ...... اسلامی زندگی، ص ۱۲۲۔

وضو خانے میں جائے گا تو لوگ اس کو بُرا بھلا کہیں گے، کیونکہ ہمارے مُعاشرے میں اِسے بُرا سمجھا جاتا ہے اور جن چیزوں کو لوگ معیوب سمجھیں اُن سے بچنا ہی چاہیے۔ نیز جو چپّل پہن کر ہم گلیوں میں چلتے پھرتے ہیں ان کے نچلے حصّے پر عُموماً ناپاک پانی، کیچڑ یا کوئی اور غلیظ چیز لگ جاتی ہے جس کی بنا پر اس حصّے کا پاک ہونا یقینی معلوم نہیں ہوتا۔ چل مدینہ کے قافلے[1] میں ہم یہ احتیاط کرتے تھے کہ اِستنجا خانے کے لیے الگ چپّل رکھتے اور اسلامی بھائیوں کو ننگے پاؤں وضو کرنے کا کہتے تھے کہ بیسن پر ننگے پاؤں وضو کیجیے، کیونکہ چپّل پہن کر وضو کرنے سے وضو کی جگہ پر کالے نشانات پڑ جاتے ہیں اور شک پیدا ہوتا ہے، اگر سب ننگے پاؤں ہوں گے اور صاف سُتھرے پاؤں سے بیسن پر وضو کریں گے تو وَسْوَسوں سے بھی بچت ہو گی۔ ہمارے یہاں پاکستان میں چپّل پہن کر وضو کرتے نہیں دیکھا گیا، البتہ دوسرے مَمالِک میں مَساجد کے وُضو خانوں میں لوگ چپل پہن کر ہی وضو کرتے ہیں، اس میں مسجد انتظامیہ کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا، لوگوں کو خود احتیاط کرنی چاہیے۔ پہلے کے دور میں نادان لوگ وضو خانوں پر ہی چھوٹا، بڑا پیشاب کر دیتے تھے اور انہی وضو خانوں پر دیگر لوگ وضو بھی کرتے تھے، یوں ہی حج کے سیزن میں بھی بعض حاجی ایسا کر دیتے تھے، لیکن پہلے کے مقابلے میں اب انتظامات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ بہر حال ہر جگہ کا اپنا حساب کتاب ہے۔

کیا شادی شدہ بیٹی کے گھر کا کھانا کھا سکتے ہیں؟

سُوال: کیا شادی شدہ بیٹی کے گھر کا کھانا کھا سکتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر بیٹی کے شوہر نے دعوت دی ہے یا وہ کھانا کھانے سے منع نہیں کرتا تو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں! اگر وہ ناراض ہوتا ہے تو بیٹی کے گھر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔

کُشتی دیکھنا کیسا؟

سُوال: عموماً کُشتی لڑنے والوں کے سَتر کھلے ہوئے ہوتے ہیں، ایسی کُشتی دیکھنا کیسا؟ نیز جو لوگ ایسی کُشتی دیکھتے ہیں انہیں سمجھایا جائے کہ یہ نہیں دیکھنی چاہیے تو وہ کہتے ہیں: "ہم نے کافی دیر نیکی کا کام کیا ہے، لہٰذا ہمیں یہ دیکھنے دو، کچھ

1 ..."چل مدینہ" کا مطلب ہے: امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ حج پر جانے والا قافلہ۔

نہیں ہوتا“ ان کا ایسا کہنا کیسا؟ (سائل: محمد وقار)

جواب: ایسی کُشتی جس میں کُشتی لڑنے والوں کا سَتر کُھلا ہوا ہے تو کُشتی لڑنے والے ایک دوسرے کے سَتر کو دیکھ کر گناہ گار ہوتے رہیں گے اور جو ایسی گناہوں بھری کُشتی دیکھے گا وہ بھی گناہ گار ہو گا۔[1] یاد رکھئے! کسی گناہ کو تسلیم کر کے اور ڈرتے ڈرتے کرنا بھی بُرا ہے لیکن یہ سوچ کر گناہ کرنا کہ ”میں نے بہت نیکی کے کام کر لئے ہیں، اب گناہ بھی کر لیتا ہوں“ مَعَاذَ اللہ یہ بہت خطرناک بات، گناہوں پر دلیری اور بے باکی ہے۔ اللہ کریم کس بات پر ناراض ہو جائے کسی کو نہیں معلوم، نیز ایک چنگاری بھی گودام کو آگ لگانے کے لئے کافی ہوتی ہے جبھی تو بعض مقامات مثلاً پیٹرول پمپ وغیرہ پر ”No Smoking“ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ سگریٹ کی معمولی چنگاری سے آگ بھی لگ سکتی ہے، اسی طرح معمولی گناہ بھی جہنم میں جھونکنے کے لئے کافی ہے، لہٰذا ایسی باتوں اور تمام گناہوں سے توبہ کرنی ضروری ہے۔

کیا اللہ پاک کا دِیدار ممکن ہے؟

سُوال: کیا عام انسان کو اللہ پاک کا دِیدار ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اس حوالے سے بُزرگانِ دِین کی حکایات موجود ہیں مثلاً حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے خواب میں 100 مرتبہ اللہ پاک کا دیدار کیا۔[2] یاد رہے! بیداری میں اللہ پاک کا دِیدار کرنا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کا خاصّہ ہے، آپ کے علاوہ بیداری میں کسی اور کو دیدارِ الٰہی دنیا میں نہ ہوا ہے نہ ہو گا۔[3]

”انسان فساد پیدا کرے گا“ فرشتوں نے ایسا کیوں کہا تھا؟

سُوال: فرشتوں نے ایسا کیوں کہا تھا کہ ”انسان فساد پیدا کرے گا“؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سوال)

جواب: فرشتوں نے جنّات کو فساد کرتے ہوئے دیکھا تھا، لہٰذا انہوں نے انسان کو جنّات پر قیاس کرتے ہوئے بارگاہِ

---

1 ......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کُشتی جس طور پر آج کل لڑی جاتی ہے محمود (یعنی پسندیدہ) نہیں، اِس میں تن پروری ہوتی ہے، مجمع عام ہوتا ہے اور اس کے سبب نماز کی پابندی نہ کرے یا ستر کھولے تو حرام ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۴۶)

2 ......الخیرات الحسان، الفصل السادس والثلاثون، ص ۹۵۔

3 ......المعتقد المنتقد، ص ۵۶۔

الٰہی میں یہ جملہ عرض کیا۔[1]

بے موسم کے پھل کس خاتون کے پاس آتے تھے؟

سُوال: وہ کون سی خاتون ہیں جن کے پاس بے موسم کے پھل آتے تھے؟ نیز تابوتِ سکینہ کیسا تھا؟

جواب: وہ خوش نصیب خاتون حضرتِ سَیِّدَتُنا بی بی مریم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں جن کے ہاں حضرتِ سَیِّدُنا زکریا عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بے موسم کے پھل دیکھے تھے، یہ حضرتِ بی بی مریم کی کرامت تھی، نیز اللہ پاک کی اِن پر عنایت تھی کہ وہ وَلِیّہ ہُوئیں اور حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِن کے بیٹے تھے۔

تابوتِ سکینہ ایک لکڑی کا صندوق یعنی Box تھا جس میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تبرکات تھے مثلاً حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عصا، آپ کی نعلین اور پتھر مبارک بھی تھا نیز دیگر کئی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تبرکات بھی موجود تھے، جنہیں بنی اسرائیل جنگوں میں لے کر جاتے تھے اور اِن تبرکات کی بَرَکت سے ان کو فتح ہوتی تھی، اس کا تفصیلی واقعہ کتاب "عَجَائِبُ القُرآن"[2] میں موجود ہے۔

مُردے کے ساتھ قبر میں کیا ہوتا ہے؟

سُوال: انسان قبر کے اندر بھی ویسا ہی ہو گا جیسا دُنیا میں تھا یا کچھ تبدیلی آئے گی؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: عام لوگوں کی لاشیں قبر میں گَل سَڑ جاتی ہیں اور قبر کے کیڑے سِوائے "عَجْبُ الذَّنَب" کے ان کا گوشت اور ہڈیاں وغیرہ سب کھا جاتے ہیں، پھر کیڑے ایک دوسرے کو کھاتے ہیں حتّٰی کہ دو کیڑے بچ جاتے ہیں، پھر ان دونوں میں جنگ ہوتی ہے، جو طاقت ور ہوتا ہے وہ دوسرے کیڑے کو کھا جاتا ہے اور خود اکیلا رہ جاتا ہے، پھر یہ کیڑا ابھی بھوک سے مَر جاتا ہے۔[3] اس میں ہمارے لئے عبرت ہے کہ بینا ہو یا نابینا ہر ایک کو کیڑوں کی غذا بننا ہے۔

---

1 ......تفسیر بیضاوی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۱/ ۲۸۲۔

2 ......"عجائب القرآن مع غرائب القرآن" شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی 430 صفحات پر مشتمل تالیف ہے، اس میں مختلف قرآنی واقعات مثلاً تابوتِ سکینہ، محرابِ مریم، آسمانی دستر خوان اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات وغیرہ بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیۃً حاصل کی جاسکتی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت)

3 ......احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال ... الخ، بیان علاج البخل، ۳/ ۳۲۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

ہر مُردہ دیکھتا اور سُنتا ہے

سُوال: کیا مرنے کے بعد میت کا دیکھنا اور سننا ثابت ہے؟[1]

جواب: ہر میت زندوں کے کلام سُنتی ہے، اس کے سننے کی طاقت دیکھنے کی طاقت حق ہے، نیز پلٹنے والوں کے جوتوں کی آواز بھی سُنتی ہے۔[2] جو قبر پر آتا ہے اس کو وہ پہچانتا ہے اس سے انسیت بھی حاصل کرتا ہے۔[3] کافر کو بھی دیکھنے کی قوت ملے گی جبھی تو جہنم کی کھڑکی اور یہ سب دیکھے گا نزع کے وقت بھی وہ دیکھیں گے۔[4] اگر مومن ہے تو وہ قبر کے سُوالات کے جواب میں کہے گا: میں ایمان لایا اور کافر کہے گا: ہائے ہائے! میں کچھ نہیں جانتا،[5] مگر ان کے جوابات دینے کی کیفیت اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔

کیا چندہ مانگنا ثواب کا کام ہے؟

سُوال: کیا چندہ مانگنے سے ثواب ملتا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر کسی نیک کام یا کسی بھی دینی اِدارے کے لیے شریعتِ مطہرہ کے مطابق چندہ کیا تو بے شک ثواب ملے گا۔[6]

دُعائے قنوت نہ آتی ہو تو کیا کریں؟

سُوال: دُعائے قنوت نہ آتی ہو تو کیا کریں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: دُعائے قنوت یاد ہونی چاہیے، لیکن جسے دُعائے قُنوت یاد نہ ہو وہ اِس کی جگہ ”اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پڑھ لے۔ اگر یہ دعا بھی کسی کو یاد نہیں تو تین بار ”رَبِّ اغْفِرْلِیْ“ کہہ لے،[7] تین

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ١/٤٦٣، حدیث: ١٣٧٤۔

3 ...... اھوال القبور، الباب الثامن، فصل معرفة الموتی بمن یزورھم الخ، ص ١٤٣۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ٩/ ٨٧٣ ماخوذاً۔

5 ...... ابوداود، کتاب السنة، باب فی المسألة فی القبر... الخ، ٤/ ٣١٦، حدیث: ٤٧٥٣ ماخوذاً۔

6 ...... فتاویٰ رضویہ، ١٦/ ٤١٨۔

7 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ١/ ١١١۔

بار ”یَا رَبِّ“ بھی پڑھ سکتا ہے۔[1] افسوس! لوگوں کو بڑے بڑے فلمی گانے تو یاد ہوتے ہیں لیکن انہیں نماز پڑھنی نہیں آتی، قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا نہیں جانتے، دُعائے قنوت، نمازِ جنازہ کی دُعا حتّٰی کہ دُرود شریف وغیرہ تک یاد نہیں ہوتے اب خود ہی غور کر لیں کہ وہ کیسے مُسلمان ہیں!

کیا وضو کے پانی کی چھینٹیں پاک ہیں؟

سُوال: وضو کرتے وقت جو چھینٹیں کپڑوں پر گریں کیا وہ پاک ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جی ہاں! پاک ہیں، لیکن وضو کے پانی کے چھینٹوں سے کپڑوں کو بچانا چاہیے۔[2]

ڈکیتی اور لوٹ مار سے حفاظت کا وظیفہ

سُوال: اگر کوئی ہمیں لُوٹنے کی کوشش کرے تو ہم اپنی حفاظت کیسے کریں؟

جواب: اس حوالے سے اوراد و وظائف موجود ہیں جیسے صبح و شام تین تین بار ”بِسْمِ اللهِ عَلٰی دِيْنِي بِسْمِ اللهِ عَلٰی نَفْسِي وَوُلْدِيْ وَاَهْلِي وَمَالِي“ کا وِرد کر لیا جائے، نیز شجرۂ قادریہ شریف میں اور بھی دُعائیں موجود ہیں ان کے پڑھنے کا بھی معمول بنا لیجئے۔ آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک ”صُبح“ ہے، اس سارے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتدائے وقتِ ظُہر) سے لے کر غُروبِ آفتاب تک ”شام“ ہے، اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔[3]

روزے کی حالت میں بھاپ لینا کیسا؟

سُوال: کیا روزے کی حالت میں اِسٹیم یعنی بھاپ لے سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! روزے کی حالت میں بھاپ لینے سے روزہ ٹُوٹ جائے گا۔[4]

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۵۸۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۲۹۸، حصہ: ۲۔

3 ...... الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۱۲۔

4 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، ۳/ ۴۲۱۔

www.dawateislami.net

کیا جنات کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھنا ممکن ہے؟

سُوال: کیا جنات کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنا ممکن ہے؟[1]

جواب: جنات کو ان کی اَصلی صُورت میں دیکھنے یا نہ دیکھنے کے بارے میں عُلَمائے کِرام کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جنات کو ان کی اصلی صورت میں کوئی نہیں دیکھ سکتا،[2] لہٰذا جنات کو دیکھنے کا شوق نہیں ہونا چاہیے۔ بعض لوگ جنات کی تصاویر بنا دیتے ہیں، پھر تصاویر کے سینگ اور بڑے بڑے دانت بھی بنا دیتے ہیں، یہ سب فرضی تصاویر ہوتی ہیں، ان تصاویر کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

تَجْرِبہ زیادہ اَہَم ہے یا سَنَد؟

سُوال: "سَنَد اور تَجْرِبہ" میں سے کون سی چیز زیادہ اہم ہے؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمائیے کہ جس کے پاس تجرِبہ اور ہُنر ہے، لیکن اس کے پاس تعلیم نہیں، کیا اسے "پڑھا لکھا" کہا جائے گا؟ (سائل: محمد ثوبان عطاری، کراچی)

جواب: اس کی مختلف صورتیں ہیں: (1) کسی کے پاس علم اور تَجْرِبہ دونوں ہوں تو ایسا شخص زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ (2) کسی کے پاس صرف علم ہو ہُنر یا تَجْرِبہ نہ ہو تو ایسا شخص عام طور پر تَجْرِبہ نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ کامیاب نہیں ہو پاتا۔ کئی جگہوں پر تجربے کی بنیاد پر ملازمت دی جاتی ہے حتّٰی کہ سند بھی مانگ لی جاتی ہے جس کے باعث تعلیم یافتہ ناتجربہ کار شخص بے روزگار رہ جاتا ہے، جبکہ کم پڑھا لکھا تجربہ کار شخص بر سرِ روزگار ہو جاتا ہے، البتہ کبھی اس کا اُلٹ بھی ہو جاتا ہے۔ بہر حال کبھی سَند کام کر جاتی ہے اور کبھی مہارت۔

یاد رکھیے! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کثیر علم والے تھے مگر ان کے پاس مروجہ سَنَد نہیں تھی، لہٰذا علم ہونا چاہیے، کیونکہ سند تو نقلی بھی بن سکتی ہے! ممکن ہے اس کے ذریعے علم نہ ہونے کے باوُجود نوکری مل جائے، مگر تجرِبہ نقلی نہیں ہو سکتا، کتنے ہی تعلیم یافتہ بے روزگاری کی وجہ سے خودکُشی کر لیتے ہیں، لیکن تجرِبہ کار بے روزگار نہیں رہتا۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اَہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت)

2 ...... تفسیر قرطبی، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۲۷، ۴/ ۱۳۴۔

بغیر علم کے جَعلی سَنَد کس کام کی؟

سُوال: جامعات المدینہ سے فارغ ہونے والے علمائے کرام اور دیگر مذہبی لوگ اگر امامت، دار الافتا یا کسی بھی مذہبی شعبے میں جانا چاہیں تو کیا ان کے لئے بھی تَجرِبہ ہونا ضروری ہے یا صرف سَنَد کافی ہے؟ (سائل: محمد ثوبان عطاری)

جواب: ظاہر ہے سَنَد تب ہی فائدہ دے گی جب علم ہو گا، بغیر علم کے جَعلی سَنَد کس کام کی؟ بعض اداروں میں طلبا کو تعلیم کے ساتھ ساتھ دیگر کام کاج بھی سکھائے جاتے ہیں، تَخَصُّص فِی الْفِقْه میں زیرِ تربیت علمائے کرام کو مطالعہ بھی کروایا جاتا اور تَدرِیب (مشق) کروائی جاتی ہے تا کہ وہ فتویٰ دینا سیکھیں، نیز وہ کئی سالوں تک ماہر استاد کے ماتحت رہ کر اس کی اجازت سے فتاویٰ لکھتے رہتے ہیں، اتنی محنتوں کے بعد وہ فتاویٰ دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اسلامی بہنوں کے بعض مدارس میں بھی انہیں سلائی کڑھائی وغیرہ ہُنر سکھائے جاتے ہیں۔

عالِم کبھی بھوکا نہیں مرتا

بہر حال ہُنر بہت ضروری ہے اور اس کے لئے کہیں جانا ضروری نہیں، کیونکہ یہ گھر بیٹھے بھی سیکھا جا سکتا ہے، نیز بعض افراد اتنے ذہین ہوتے ہیں کہ دیکھ دیکھ کر ہی کئی چیزیں سیکھ جاتے ہیں۔ فی زمانہ ہُنر کے بغیر صرف تعلیم خاص فائدہ مند نہیں ہو سکتی، لیکن یاد رہے! اس تعلیم سے عِلمِ دین ہرگز مراد نہیں، کیونکہ عِلمِ دین کی تو اپنی ہی روشنی ہے، ”اَلْعِلْمُ النُّوْر“ علم روشنی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: سَنَد کوئی چیز نہیں علم ہونا چاہیے۔[1] جو واقعی عالِمِ دِین ہو وہ اتنا ذہین ہوتا ہے کہ ہُنر خود اُس کو سلام کرتا ہے! کیونکہ عالم کبھی بھوکا نہیں مرتا، اس کو کہیں نہ کہیں اچھی ملازمت مل جاتی ہے مثلاً وہ تدریس یعنی پڑھائے گا یا اپنا ادارہ کھولے گا یا امامت و خطابت کرے گا، اس طرح بآسانی اپنی زندگی گزار سکے گا، اسی وجہ سے عُلَما کو نوکریوں کے لئے یوں پریشان ہوتے نہیں دیکھا گیا جس طرح دنیاوی تعلیم یافتہ لوگ دیکھے گئے۔ خود کُشی کرنے والوں میں دنیاوی پڑھے لکھوں کی تعداد ہوتی ہے، آج تک کسی عالِمِ دین کے بارے میں نہیں سُنا گیا کہ اس نے خود کُشی کی ہو، یا ماں باپ کو اولڈ ہاؤس میں چھوڑا ہو، یہ خرابیاں دنیاوی تعلیم یافتہ طبقے میں پائی جاتی

---

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۸۳۔

ہیں، عالِمِ دین اس سے محفوظ ہوتا ہے، کیونکہ اس کے کافی تجرِبات ہوتے ہیں۔

کیا دورانِ تعلیم ہُنر بھی سیکھنا چاہئے؟

سُوال: کیا دورانِ تعلیم کوئی ہُنر مَثَلاً کمپیوٹر ڈیزائننگ یا کمپوزنگ وغیرہ بھی سیکھ لینا چاہئے؟

جواب: ہُنر اور علم دونوں ہونے چاہئیں، لیکن یاد رہے! اس علم سے مراد علمِ دین ہے یعنی سب سے پہلے فرض علوم اور اپنے ضروری عقائد سیکھے اس کے بعد ضرورتاً علومِ آلیہ مثلاً مختلف زبانیں وغیرہ سیکھے۔ نیز ہُنر اور جس سے ہُنر سیکھ رہا ہے اس سے سیکھنا جائز ہوں، ورنہ ہُنر تو سود کا بھی سیکھا جاتا ہے!

کسی شعبے میں کامیابی کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

سُوال: اگر کوئی شخص کسی شعبے میں کامیاب ہونا چاہتا ہے تو کیا اسے اس شعبے کے کامیاب لوگوں کو دیکھنا چاہیے؟ مثلاً اگر کوئی امام بننا چاہے تو وہ کامیاب امام کو دیکھے، اسی طرح اگر کوئی اچھا استاد بننا چاہے تو وہ اچھے استاد کو دیکھے کہ انہوں نے کیسے کامیابی حاصل کی، آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ (سائل: رُکنِ شوریٰ)

جواب: مسلمان کو سب سے پہلے اللہ پاک کی رِضا پر نظر رکھنی چاہیے، پھر اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ جس علم یا ہُنر کو وہ حاصل کرنا چاہتا ہے آیا وہ جائز بھی ہے یا نہیں؟ نیز اس کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیابی پر بھی نظر کرے۔ کیونکہ امام وُہی کامیاب ہوتا ہے جو نہ صرف مُتَّقی ہو بلکہ وہ نمازوں کے مسائل بھی جانتا ہو، اگر حقیقتاً وہ امامت کا اہل ہے پھر تو اسے امامت کرنی چاہیے کہ اس میں روزگار بھی ہے۔

اسی طرح خطیبوں کی تنخواہیں بھی اچھی ہوتی ہیں، بلکہ اگر اچھا خطیب ہو تو وہ دو جگہوں پر بھی بیان کرکے اُجرت لے سکتا ہے، کیونکہ وعظ کی اجرت لینا جائز ہے۔[1] لیکن افسوس! بعض لوگ اگرچہ سُود کھائیں، حرام روزی کمائیں، دھوکہ دیں، ملاوٹ والا مال بیچیں، انہیں کوئی کچھ نہ کہے، لیکن اماموں اور خطیبوں کو بڑی حقارت سے دیکھتے اور وعظ کے پیسے لینے والے علما و خطبا پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کام میں کیا ترقی ہے؟ حالانکہ اگر کوئی اخلاص کے ساتھ اس

1 ...... ردالمحتار، کتاب الاجارة، مطلب: تحریر مهم فی عدم جواز الاستئجار علی التلاوة...الخ، ۹/۹۴۔

مَنْصَب کو اپنائے گا تو اس کو جنت کے ایسے دَرَجات ملیں گے کہ دنیاوی ترقی یافتہ پڑھے لکھے لوگ دیکھتے رہ جائیں گے۔

زَمْ زَم مِلا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا کیسا؟

سُوال: اگر ایک جگ میں زم زم شریف کے چند قطرے ڈال دیئے جائیں تو کیا اس پانی کو کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں؟

جواب: آبِ زَم زَم کی کیا بات ہے، اگر اس کا ایک قطرہ پانی کے کُولر میں ڈال دیا جائے تو اس کا پانی بابرکت ہو جائے گا، لیکن ایسے پانی کو کھڑے ہو کر اسی صورت میں پئیں گے جب آبِ زم زم زیادہ اور دوسرا پانی کم ہو، ورنہ بیٹھ کر پئیں گے۔

کیا عصائے موسیٰ تُرکی کے میوزیم میں ہے؟

سُوال: سُنا ہے کہ عصائے موسیٰ تُرکی کے میوزیم میں موجود ہے، کیا واقعی ایسا ہے؟

جواب: یہ بات میں نے پہلی بار سُنی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب عصا تُرکی کے ایک میوزیم میں موجود ہے۔ یاد رہے! عصائے موسیٰ کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں، یاد رہے! حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عصا یا دیگر تبرکات کی نسبت قطعی طور پر بات نہیں کی جا سکتی، لہٰذا احتیاطاً "حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب عصا" کہنا چاہیے، البتہ جن تبرکات کے بارے میں یقین ہو کہ وہ کسی بزرگ کے ہیں تو یہ الگ بات ہے، لیکن ان حضرات سے منسوب چیزوں کا بھی احترام کرنا چاہیے کہ ان کی برکتیں بھی حاصل ہوں گی۔

مِرگی سے نَجات اور اچھی نوکری کیلئے وظائف

سُوال: میرے بیٹے کی عمر تین سال ہے اسے دن بھر میں کئی بار مرگی کے دَورے پڑتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ ایک جگہ لیٹا رہتا ہے، آپ سے عرض ہے کہ اس کے لیے دعائے صحت اور مرض سے نجات کا وظیفہ بتا دیجیے، نیز کُورونا وائرس کی وجہ سے روزگار کے مسائل ہو رہے ہیں اس کے لئے بھی وظائف ارشاد فرما دیجیے۔

جواب: واقعی آپ دو پریشانیوں کے سبب آزمائش میں ہیں، لیکن صبر کیجئے اور روزانہ سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اوّل آخر ایک بار درود شریف کے ساتھ پڑھ کر مرگی کے مریض کو دَم کر دیجئے، نیز یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ 40 مرتبہ ایک سانس میں درست تَلَفُّظ کے ساتھ پڑھ کر مرگی کے مریض کے کان میں دَم کر دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ فوراً ہوش آ جائے گا۔ ان وظائف کو

ایک سانس میں پڑھنا تھوڑا مشکل ہے، ہر کوئی نہیں پڑھ سکتا، البتہ قاری صاحبان یا نعت خواں حضرات ایک سانس میں پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ ان کی سانس بڑی ہوتی ہے۔

مِرگی کے مریض کے لئے ایک اور آسان علاج یہ ہے کہ جب تک شِفا نہ مِل جائے روزانہ 66 بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ کر مِرگی کے مریض پر دَم کر دیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰه فائدہ ہو گا، مِرگی کے علاوہ یہ روحانی علاج نزلہ، زُکام، کھانسی، بخار، ہر طرح کے درد، نیز آنکھوں کی بیماریوں کیلئے بھی فائدہ مند ہے۔

اچھا روزگار ملنے کا وظیفہ

اچھی نوکری کیلئے روزِ جمعہ نمازِ عصر کے بعد سے لے کر غُروبِ آفتاب تک وہیں بیٹھ کر یَا اَللّٰهُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ پڑھتے رہیے، درمیان یا اوّل آخر درود شریف بھی پڑھ لیجئے، جب سورج غروب ہونے کا یقین ہو جائے تو رَو رَو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے روزگار اور اپنے بچے کیلئے دُعا کیجئے، اللہ کریم آپ کا مقصد پورا فرمائے گا اور سب بہتر ہو جائے گا۔

کسی کو مِرگی کا دَورہ پڑ جائے تو کیا کریں؟

سُوال: کسی کو مِرگی کا دَورہ پڑ جائے تو لوگ اُس پر مختلف تجرِبات کرتے ہیں مثلاً کوئی جُوتا (Shoes) لے کر آتا ہے اور کوئی جُرابیں لے کر، اِس موقع پر کیا کرنا چاہیے؟ (سائل: رُکنِ شوریٰ)

جواب: اگر کوئی دُرُست پڑھنے والا ہو تو ایک آسان وِرد پیشِ خدمت ہے: ﴿لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ﴾[1] (یہ آیۃ الکرسی کا حصہ ہے) پڑھ کر پانی پر دَم کر کے مریض کے منہ پر چھڑکئے اور چند قطرے اس کے منہ میں ڈالئے اِنْ شَآءَ اللّٰه مریض کو ہوش آجائے گا، البتہ اگر مریض روزے دار ہو تو پھر روزے کی حالت میں اس کے ساتھ ایسا نہیں کیا جا سکتا۔

اَذان کی برکت سے مِرگی سے حفاظت

بچہ پیدا ہوتے ہی غسل دے کر سب سے پہلے بچے کے کان میں اَذان دی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه اُمُّ الصِّبیان (یعنی مِرگی کے مرض) سے حفاظت ہو گی۔[2] یاد رکھئے! بچہ پیدا ہوتے ہی سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ اس کے کان میں اذان دی

---

1 ...پ۳، البقرۃ: ۲۵۵۔ 2 ...مسند ابی یعلی، مسند الحسین بن علی بن ابی طالب، ۶/ ۳۲، حدیث ۶۷۴۷۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۲۔

www.dawateislami.net

جائے تاکہ سب سے پہلے اللہ پاک کا نام بچے کے کانوں میں جائے۔

عُلَمائے کرام کی اہمیت

سُوال: بعض لوگ تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سب کچھ عُلَما سے پُوچھنا چاہئے ”کیا کیا عُلَما سے پوچھیں، زندگی کیسے گزاریں گے“ ایسے لوگوں کو کیسے سمجھایا جائے؟

جواب: جو قرآنِ کریم کا ماننے والا ہو اس کو سمجھانا تو مشکل نہیں ہے، قرآنِ کریم میں اِرشاد ہے ﴿فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَۙ﴾[1] ”ترجمۂ کنزالایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“ یہاں اہلِ ذکر سے علمائے کرام مراد ہیں۔[2] یاد رہے! علمائے کرام سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ گاڑی کا انجن کیسے دُرُست ہو گا؟ یا ہتھوڑی کہاں مارنی ہے؟ بلکہ ان سے علمِ دین سے متعلق مسائل پوچھے جائیں گے کہ کون سی چیز حلال ہے اور کون سی چیز حرام؟ فلاں کام کرنے پر کتنا ثواب یا گناہ ملتا ہے؟ وغیرہ، نیز جو لوگ علمائے کرام کی راہ نُمائی کے بغیر کام کرتے ہیں وہ غَلَطیاں بہت کرتے ہیں، خوش عقیدہ، عاشقِ رسول عالِمِ دین ہی راہ نُما ہے، عالِمِ دین وُہی ہے جو خوش عقیدہ ہو مثلاً دار الافتاء اہلسنت سے وابستہ مفتیانِ کرام، لہٰذا ان سے دینی مسائل معلوم کرنے چاہئیں۔

---

1 ...... پ۱۴، النحل:۴۳۔

2 ...... قوت القلوب، الفصل الحادی و الثلاثون، ذکر فضل علم المعرفة... الخ، ۱/۲۳۲۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا شادی شدہ بیٹی کے گھر کا کھانا کھا سکتے ہیں؟	14
”چوری“ کسے کہتے ہیں؟	1	کُشتی دیکھنا کیسا؟	14
کیا ڈکیتی والے مال کے اَحکام بھی چوری شدہ مال کی طرح ہیں؟	2	کیا اللہ پاک کا دِیدار ممکن ہے؟	15
پڑوسیوں کی خیر خواہی سے غفلت کرنا کیسا؟	2	”انسان فساد پیدا کرے گا“ فرشتوں نے ایسا کیوں کہا تھا؟	15
رات کے 12 بجے گھر کے صوفے وغیرہ گھسیٹنا کیسا؟	3	بے موسم کے پھل کس خاتون کے پاس آتے تھے؟	16
پڑوسیوں کو تکلیف مت دیجیے!	4	مُردے کے ساتھ قبر میں کیا ہوتا ہے؟	16
امیرِ اہلِ سُنَّت کی حکمتِ عَملی	4	ہر مُردہ دیکھتا اور سُنتا ہے۔	17
رَمَضان میں دُعا کی قبولیت کے اوقات	5	کیا چندہ مانگنا ثواب کا کام ہے؟	17
میمنی زبان میں دُعا کرنے کی وجہ	6	دُعائے قنوت نہ آتی ہو تو کیا کریں؟	17
”آمین“ کا کیا معنیٰ ہے؟	7	کیا وُضو کے پانی کی چھینٹیں پاک ہیں؟	18
کھانے پینے کے دوران دعا مانگنا کیسا؟	7	ڈکیتی اور لوٹ مار سے حفاظت کا وظیفہ	18
دعا مانگنے کے آداب	8	روزے کی حالت میں بھاپ لینا کیسا؟	18
اِجتماعی دُعا میں شریک ہو کر اپنے لیے دُعا مانگنا کیسا؟	8	کیا جنات کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھنا ممکن ہے؟	19
بابَرَکت پاپڑ	8	تَجْرِبہ زیادہ اَہم ہے یا سَنَد؟	19
امیرِ اہلِ سُنَّت کی ”رسمِ بِسْمِ اللہ“ کب ہوئی؟	9	بغیر علم کے جعلی سَنَد کس کام کی؟	20
جس پانی میں مکھی گر جائے اس کو پینا کیسا؟	9	عالِم کبھی بھوکا نہیں مرتا	20
مَیِّت کے ذاتی کپڑوں کا کیا کرنا چاہیے؟	10	کیا دورانِ تعلیم ہُنر بھی سیکھنا چاہئے؟	21
مَیِّت کے ذاتی کپڑوں سے وُرَثاء کیسے فائدہ اُٹھائیں؟	10	کسی شعبے میں کامیابی کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟	21
کیا میت کے بدن سے کپڑے کاٹ کر اُتارنا ضروری ہیں؟	11	زَم زَم مِلا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا کیسا؟	22
اَخبار میں روٹی رکھ کر بیچنا کیسا؟	11	کیا عصائے موسیٰ تُرکی کے میوزیم میں ہے؟	22
اَنناس کے درمیان کا حصہ پھینک دینا کیسا؟	12	مرگی سے نَجات اور اچھی نوکری کیلئے وظائف	22
ہر کام میں اللہ پاک سے راضی رہنے کی عادت کیسے بنے؟	12	اچھا روزگار ملنے کا وظیفہ	23
مَیِّت کے گھر کا کھانا کھانا کیسا؟	13	کسی کو مرگی کا دَورہ پڑ جائے تو کیا کریں؟	23
کیا حیا کرنے پر ثواب ملتا ہے؟	13	اَذان کی برکت سے مرگی سے حفاظت	23
کیا وُضو خانے میں چپّل پہن کر جانا گناہ ہے؟	13	عُلَمائے کرام کی اہمیت	24

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
تفسیر بیضاوی	قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی متوفی ۷۹۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر قرطبی	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
ابوداود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفّٰی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
ارشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ و علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
اھوال القبور	حافظ ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد ابن رجب حنبلی متوفی ۷۹۵ھ	دار الکتب العربی ۱۴۱۴ھ
المعتقد المنتقد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	برکاتی پبلیشرز کراچی
الخیرات الحسان	امام ابن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
لسان العرب	علامہ جمال الدین محمد بن مکرم افریقی متوفی ۷۱۱ھ	مؤسسۃ الاعلمی بیروت ۱۴۲۶ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفٰے رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
اسلامی زندگی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فضائلِ دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
الوظیفۃ الکریمۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”غورو فکر“ کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

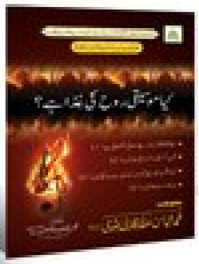
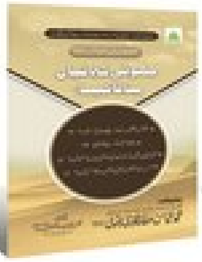

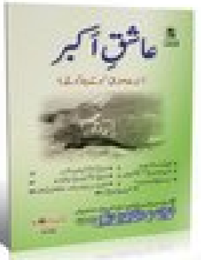

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net